"جو لوگ ماضی کو یاد نہیں رکھتے، وہ اسے دہرانے کے لئے مقدر ہیں"

"دوبارہ کبھی نہیں" کا وعدہ، جو ہولوکاسٹ کی راکھ سے پیدا ہوا، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون اور عالمی اخلاقی شعور کا بنیادی پتھر رہا ہے۔ تاہم، جیسا کہ جارج سانتایانا نے اس مضمون کے عنوان میں خبردار کیا، ماضی کی وحشتوں اور موجودہ بحرانوں کے درمیان مشابہتیں، نسل کشی کو ہوا دینے والی نظریات اور اسے ممکن بنانے والی سیستمیک ناکامیوں میں ایک پریشان کن تسلسل کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ مضمون تین ابواب کے ذریعے ان مشابہتوں کی کھوج کرتا ہے: پہلے، ہولوکاسٹ میں برتری اور غیر انسانی بنانے کا کردار اور لیگ آف نیشنز اور مستقل بین الاقوامی عدالت انصاف (PCIJ) جیسے بین الاقوامی اداروں کی اسے روکنے یا روکنے میں ناکامی؛ دوسرے، عربوں، خاص طور پر فلسطینیوں کے تئیں اسرائیل کے رویے اور غزہ میں اس کے اقدامات میں حیران کن مماثلت؛ اور تیسرے، غزہ میں نسل کشی کو قائم کرنے والی **مجرمانہ نیت** (mens rea) اور **مجرمانہ عمل** (actus reus) کے پختہ ثبوت، جو "دوبارہ کبھی نہیں" کے وعدے، نسل کشی کنونشن، اور ذمہ داری تحفظ (R2P) اصول کے تحت ممالک اور حکام کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری کو اجاگر کرتے ہیں۔

برتری، غیر انسانی بنانا، اور بین الاقوامی اداروں کی ناکامی

ہولوکاسٹ، تاریخ کی سب سے منظم نسل کشیوں میں سے ایک، نسلی برتری اور غیر انسانی بنانے کی نظریاتی حمایت سے تھا جس نے چھ ملین یہودیوں اور لاکھوں دیگر کے خاتمے کو جائز قرار دیا۔ نازی نظریات، جو آریائی برتری کے تصور میں جڑے ہوئے تھے، یہودیوں کو جرمن قوم کے لئے غیر انسانی خطرہ کے طور پر پیش کیا۔ پروپیگنڈا نے یہودیوں کو "کیڑوں"، "طفیلیوں"، اور "نسلی دشمن" کے طور پر پیش کیا، ان کی انسانیت کو چھین لیا اور ان کے منظم خاتمے کو آسان بنایا۔ یہ غیر انسانی بنانا کوئی اچانک عمل نہیں تھا، بلکہ ایک دانستہ حکمت عملی تھی، جیسا کہ ہٹلر کی تقریروں اور گوئبلز کے پروپیگنڈا میں دیکھا گیا، جس نے یہودیوں کو جرمنی کے بقا کے لئے ختم کرنے کی ضرورت والا وجودی خطرہ قرار دیا۔

نازی رژیم نے یہودیوں کو وارسا جیسے گھٹوؤں میں مرتکز کیا، جہاں بھوک اور بیماریوں نے دسیوں ہزاروں کو ہلاک کیا، اس سے پہلے کہ انہیں آشوٹز جیسے موت کے کیمپوں میں جلاوطن کیا جائے جہاں گیس چیمبروں کے ذریعے صنعتی قتل کیا گیا۔ یہودیوں کو ایک گروہ کے طور پر تباہ کرنے کا ارادہ "حتمی حل" میں واضح تھا، جو نسل کشی کے لئے **مجرمانہ نیت** کو پورا کرتا تھا، جبکہ اعمال— قتل، شدید نقصان پہنچانا، مہلک حالات مسلط کرنا، نس بندی کے ذریعے پیدائش کو روکنا، اور 1.5 ملین بچوں کا قتل—اقوام متحدہ کے نسل کشی کنونشن (1948) کے تحت **مجرمانہ عمل** کو پورا کرتے تھے۔

بین الاقوامی اداروں، خاص طور پر لیگ آف نیشنز اور PCIJ، نے ساختی کمزوریوں اور جغرافیائی سیاسی حقائق کی وجہ سے اس نسل کشی کو روکنے یا روکنے میں ناکام رہے۔ 1920 میں امن برقرار رکھنے کے لئے قائم کی گئی لیگ آف نیشنز کے پاس نفاذ کے میکانزم کی کمی تھی اور یہ متفقہ فیصلوں پر انحصار کرتی تھی، جس نے فرانس اور برطانیہ جیسی بڑی طاقتوں کو نازی جرمنی کے ساتھ مفاہمت کو مداخلت پر ترجیح دینے کی اجازت دی۔ لیگ کی حمایت یافتہ ایویئن کانفرنس (1938) یہودی پناہ گزینوں کے بحران سے نمٹنے میں ناکام رہی، کیونکہ زیادہ تر ممالک نے پناہ گزینوں کو قبول کرنے سے انکار کیا، جس سے نازی مظالم کو فروغ ملا۔ لیگ کا عدالتی بازو PCIJ، ریاستوں کے درمیان تنازعات کو حل کر سکتا تھا، لیکن اس کے پاس ہولوکاسٹ جیسے اندرونی مظالم سے نمٹنے کا کوئی اختیار یا طاقت نہیں تھی، جو اس دور میں خودمختاری کو انسانی حقوق سے زیادہ ترجیح دینے کی عکاسی کرتا تھا۔ جب ہولوکاسٹ کی مکمل حد معلوم ہوئی، لیگ تحلیل ہو چکی تھی، اور دنیا جنگ میں تھی، جو کمزور آبادیوں کی حفاظت کے لئے بین الاقوامی میکانزم کی تباہ کن ناکامی کو اجاگر کرتی تھی۔

عربوں کے تئیں اسرائیل کے رویے اور غزہ میں اس کے اقدامات میں مماثلت

عربوں، خاص طور پر فلسطینیوں کے تئیں اسرائیل کا رویہ اور غزہ میں اس کے اقدامات ہولوکاسٹ کے ساتھ خوفناک مماثلتوں کو ظاہر کرتے ہیں، جو برتری، غیر انسانی بنانے، اور منظم تشدد کی نظریات میں جڑے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی رہنماؤں کے تاریخی بیانات فلسطینیوں کو خارج کرنے یا تباہ کرنے کے طویل مدتی ارادے کو ظاہر کرتے ہیں۔ یوسف ویٹز (1940 کی دہائی) نے "عربوں کے بغیر اسرائیل کی زمین" کا مطالبہ کیا، تمام فلسطینیوں کے "منتقلی" کی وکالت کی، اور کہا کہ "ایک گاؤں، ایک قبیلہ بھی نہیں چھوڑنا چاہئے"۔ مناخم بیگن (1982) نے یہودیوں کو "ماسٹر ریس" قرار دیا، دیگر نسلوں کو "جانور اور حیوانات، بہترین حالت میں مویشی" کہا، جو نازی آریائی برتری کی بازگشت کرتا تھا۔ رافیل ایتان (1983) نے فلسطینیوں کو "نشے کے عادی کاکروچ ایک بوتل میں" تصور کیا جب زمین کو نوآبادی بنایا جائے، نازی پروپیگنڈا کی طرح انہیں غیر انسانی بنایا۔ حال ہی میں،

یروشلم فلیگ مارچ (2023) میں ہزاروں لوگوں نے "عربوں کو موت" اور "تمہارا گاؤں جل جائے" کے نعرے لگائے، جبکہ 2024 کے ایک آبادکار کانفرنس نے "غزہ میں آباد ہونے" کی منصوبہ بندی کی، جس میں "حماس کے بغیر"—اور بالواسطہ فلسطینیوں کے بغیر— مستقبل کا تصور کیا گیا۔ مزید برآں، ورثہ کے وزیر امیخائی ایلیاہو نے نومبر 2023 میں کہا کہ حماس کے خلاف جنگ میں اسرائیل کا ایک آپشن "غزہ کی پٹی پر ایٹمی بم گرانا" ہو سکتا ہے، ایک ریمارک جو، اگرچہ وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے مسترد کیا، مکمل تباہی کی انتہائی بیان بازی کو ظاہر کرتا ہے جو غزہ کی مکمل تباہی کے لئے سوشل میڈیا اور دیگر جگہوں پر بہت سی کالوں میں گونجتی ہے۔

یہ رویے غزہ میں نازی حربوں کی عکاسی کرنے والے اقدامات میں تبدیل ہوتے ہیں۔ غزہ، جہاں 2007 سے ناکہ بندی کے تحت 365 مربع کلومیٹر میں 2.1 ملین لوگ محصور ہیں، ایک نازی گھٹو کی طرح ہے، جو اب اس چیز میں تبدیل ہو چکا ہے جسے "بڑے پیمانے پر موت کا کیمپ" کہا جا سکتا ہے۔ اکتوبر 2023 سے، اسرائیل کی مہم نے غزہ کی صحت کے حکام کے مطابق (2024 کے آخر میں) بمباری کے ذریعے 40,000 سے زیادہ فلسطینیوں کو ہلاک کیا، جن میں 15,000 بچے شامل ہیں۔ اسرائیل کاتز ("غزہ میں کوئی انسانی امداد نہیں آئے گی") اور بیزالیل سموٹریچ ("ایک گندم کا دانہ بھی نہیں") کی طرف سے تصدیق شدہ دو ماہ کی مکمل ناکہ بندی (مئی 2025 تک) نے قحط کا باعث بنی، جس میں 1.1 ملین لوگ بھوک کے خطرے میں ہیں اور بچے غذائی قلت سے مر رہے ہیں، اقوام متحدہ کی رپورٹس کے مطابق (2024)۔ انفراسٹرکچر کی تباہی—70٪ رہائش، زیادہ تر ہسپتال—ناقابل برداشت حالات پیدا کرتی ہے، جبکہ سفید فاسفورس کا استعمال پیدائشی نقائص سے منسلک ہے، ہیومن رائٹس واچ کے مطابق (2023)۔ مغربی کنارے میں، جسے اس کے چیک پوائنٹس اور بستیوں کے ساتھ "گھٹو" کہا جاتا ہے، 2023 میں 83 بچوں کو ہلاک کیا گیا، جو پچھلے سال کے کل سے دگنا ہے، بڑھتی ہوئی فوجی کارروائیوں کے درمیان، یونیسیف کے مطابق۔

2024 میں ٹائمز آف اسرائیل کا ایک مضمون، جو مغربی کنارے میں "زندگی کا دائرہ" کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی آبادی (2040 تک 15.2 ملین) کو ایڈجسٹ کیا جا سکے، براہ راست نازی علاقائی عزائم کی عکاسی کرتا ہے، جنہوں نے جرمن آباد کاروں کے لئے جگہ خالی کرنے کے لئے نسل کشی کو جائز قرار دیا۔ اسرائیلی حکام کے بیانات، جیسے یوآو گالانت کے "انسانی جانور" (2023) اور ایک پارلیمانی دستاویز جو IDF سے "ہر اس شخص کو مارنے" کا مطالبہ کرتی ہے جو "سفید جھنڈا نہیں لہراتا" (2025)، فلسطینیوں کو غیر انسانی بنانے اور بلا امتیاز نشانہ بناتے ہیں، جیسا کہ نازی پالیسیوں نے یہودیوں کو نشانہ بنایا۔ سموٹریچ کا نومبر 2023 میں اضافی تبصرہ کہ اسرائیل جنگ کے بعد غزہ پر کنٹرول کرے گا، فلسطینی موجودگی کو ختم کرنے کے طویل مدتی منصوبے کی تجویز دیتا ہے، جو آبادکار کانفرنس کے وژن اور عربوں کے بغیر زمین کے تاریخی نعروں سے ہم آہنگ ہے۔ یہ منظم

تشدد، جو غزہ اور مغربی کنارے میں پہلے سے موجود قید سے ممکن ہوا، ہولوکاسٹ کے گھٹوؤں اور کیمپوں کے استعمال کو تنہائی اور تباہی کے لئے عکاس کرتا ہے۔

غزہ میں نسل کشی کے ثبوت اور عالمی عمل کی ذمہ داری

غزہ میں ثبوت اقوام متحدہ کے نسل کشی کنونشن اور روم اسٹیٹ کے تحت نسل کشی کے لئے **مجرمانہ نیت** اور **مجرمانہ عمل** دونوں کو قائم کرتے ہیں، اور ممالک اور حکام کو "دوبارہ کبھی نہیں" کے وعدے، نسل کشی کنونشن، اور R2P اصول کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

مجرمانہ نیت: غزہ میں فلسطینیوں کو تباہ کرنے کا ارادہ غیر انسانی بیان بازی اور واضح پالیسیوں کے پیٹرن میں واضح ہے۔ تاریخی بیانات (ویٹز، بیگن، ایتان) نے اخراج کے لئے ایک نظیر قائم کی، جبکہ عصری بیانات اس ارادے کو عمل میں تصدیق کرتے ہیں: گالانت کا "انسانی جانور"، سموٹریچ کا "ایک گندم کا دانہ بھی نہیں"، کاتز کا "کوئی انسانی امداد نہیں"، اور فلیگ مارچ کا "عربوں کو موت"، سب فلسطینیوں کو ایک گروہ کے طور پر تباہ کرنے کے لئے فریم کرتے ہیں۔ آبادکار کانفرنس کا غزہ کے لئے "حماس کے بغیر"—اور بالواسطہ فلسطینیوں کے بغیر—منصوبہ غزہ کی مکمل تباہی کے لئے سوشل میڈیا اور دیگر جگہوں پر متعدد کالوں سے ہم آہنگ ہے، جیسے ایلیاہو کا 2023 کا مشورہ کہ "غزہ کی پٹی پر ایٹمی بم گرائیں"۔ سموٹریچ کا دعویٰ کہ اسرائیل جنگ کے بعد غزہ پر کنٹرول کرے گا، فلسطینی موجودگی کو مکمل طور پر ختم کرنے کے وژن کو مزید اشارہ دیتا ہے۔ اسرائیل کا 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے اقدامات کی تعمیل نہ کرنا، جو نسل کشی کو روکنے کے لئے امداد تک رسائی کا حکم دیتے تھے، ان اعمال کو نیت سے مزید جوڑتا ہے، کیونکہ یہ مہلک حالات کو بڑھانے کا ایک دانستہ انتخاب دکھاتا ہے۔

مجرمانہ عمل: اسرائیل کے اقدامات متعدد نسل کشی کے اعمال کو پورا کرتے ہیں: (۱) **قتل:** غزہ میں 40,000 اموات، مغربی کنارے میں 83 بچے (2023)؛ (۲) **شدید نقصان:** بمباری، زخمی، صدمات، اور کیمیکلز (سفید فاسفورس) کی نمائش؛ (۳) **زندگی کے حالات:** ناکہ بندی، قحط، اور انفراسٹرکچر کی تباہی، جو ناقابل برداشت حالات پیدا کرتی ہے؛ (۴) **پیدائش کی روک تھام:** غذائی قلت اور کیمیکلز کی وجہ سے اسقاط حمل اور تولیدی نقصانات؛ (۵) **بچوں کی منتقلی:** غزہ میں 15,000 بچوں، مغربی کنارے میں 83 بچوں کا قتل ("قبروں میں منتقلی")۔ فلیگ مارچ کے حملے اور مغربی کنارے میں تشدد اس پیٹرن کو شامل کرتے ہیں، جو تمام علاقوں میں ایک منظم مہم دکھاتے ہیں۔

یہ ثبوت نسل کشی کے لئے قانونی حد کو پورا کرتے ہیں، کیونکہ ICJ (2024) نے ایک معقول خطرہ پایا اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) نے جنگی جرائم کے لئے نیتن یاہو اور گالانت کے لئے گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے، جن میں جنگ کے طریقہ کے طور پر بھوک کا استعمال شامل ہے۔ ہولوکاسٹ کے ساتھ مماثلتیں—برتری پسند نظریات، غیر انسانی بنانا، ارتکاز، اور منظم قتل—بحران کی شدت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ایلیاہو کا ایٹمی بم پر تبصرہ، اگرچہ مسترد کیا گیا، ایک انتہائی بیان بازی کو ظاہر کرتا ہے جو، سموٹریچ کے جنگ کے بعد کنٹرول کے وژن کے ساتھ، مکمل تباہی پر غور کرنے کی آمادگی کو اشارہ دیتا ہے، جو نسل کشی کی نیت کو مزید ثابت کرتا ہے۔ پھر بھی، بین الاقوامی ادارے ایک بار پھر ناکام ہو رہے ہیں: اقوام متحدہ امریکی ویٹو سے مفلوج ہے، ICJ کے فیصلے نافذ نہیں کئے جا سکتے، اور ICC کے وارنٹس میں نفاذ کی کمی ہے، جو ہولوکاسٹ کے دوران لیگ آف نیشنز کی ناکامیوں کی عکاسی کرتا ہے۔

ہولوکاسٹ کے سبق سے پیدا ہونے والے "دوبارہ کبھی نہیں" کے وعدے، نسل کشی کنونشن (آرٹیکل I ممالک کو نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کا پابند کرتا ہے)، اور R2P اصول (ممالک کو آبادیوں کو نسل کشی سے بچانا چاہئے، ناکامی کی صورت میں بین الاقوامی مداخلت کے ساتھ) کے تحت، ہر ملک اور عہدیدار کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ وہ عمل کرے۔ اس میں پابندیاں عائد کرنا، اسرائیل کو فوجی امداد روکنا (مثال کے طور پر، 2023 سے امریکہ کے 17 بلین ڈالر)، ICC وارنٹس نافذ کرنا، اور ناکہ بندی اور بمباری ختم کرنے کے لئے انسانی مداخلت کی حمایت شامل ہے۔ عمل نہ کرنا لیگ آف نیشنز کی غلطیوں کو دہراتا ہے، جو انسانیت کو نسل کشی سے بچانے کے وعدے سے غداری کرتا ہے۔

نتیجہ

ہولوکاسٹ اور غزہ برتری اور غیر انسانی بنانے کی نظریات میں ایک المناک تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں جو نسل کشی کو ہوا دیتے ہیں، اور بین الاقوامی اداروں کی سیستمیک ناکامیوں جو اسے ممکن بناتی ہیں۔ اقوام متحدہ، ICJ، اور ICC، بڑی طاقتوں کی سیاست اور خودمختاری کے اصولوں سے مفلوج، غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں، جو برتری پسند بیان بازی اور فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کی نیت کی تاریخ سے حمایت یافتہ ہیں۔ **مجرمانہ نیت** اور **مجرمانہ عمل** کے ثبوت، جو ایلیاہو کے ایٹمی تباہی کے مشورے اور سموٹریچ کے جنگ کے بعد کنٹرول کے وژن جیسے انتہائی بیانات سے مزید مضبوط ہوتے ہیں، نسل کشی کو بلا شبہ قائم کرتے ہیں۔ "دوبارہ کبھی نہیں"، نسل کشی کنونشن، اور R2P کے تحت عالمی برادری کی ذمہ داری غزہ میں مظالم کو روکنے کے لئے فوری عمل کا مطالبہ کرتی ہے، تاکہ تاریخ اپنے تاریک ترین ابواب کو نہ دہرائے۔ "دوبارہ کبھی نہیں" کا وعدہ محض الفاظ سے زیادہ ہونا چاہئے—یہ انصاف، تحفظ، اور انسانیت کے لئے عمل کی کال ہونا چاہئے۔